

اشعار آب دار
سید عبدالولی عزلت

P_۲

دلی کی حالت
 دلی کی حالت

جس کے لبوں کی شمع کی غزلت ہو
 اگر بالوغت جاتی جامی کل کا بلا ویک

تو گھر دل یہ تیرا سکھای دیکھ	وہ بھی نارک لعل میری تھکلی دیکھ
تو نہ شمع تو میں دودھ تو آہو تو	تجہ ساتھ ہوں چستہ میری دلی
دوڑا تھا تصور کون تیری دل	آخر کون تھا دلی میری دلی
ہی طعن قیسوں تر آسود میرا	کالی ہوں تیری شمع میری دلی
تجہ حسنِ چہرہ تر انہو کا خدمت	کوہ ہوں میری شمع میری دلی
جلجلی کیا راہ تیرا سکھای دلی	ای شیشہ خواہ آتش شہدائے دلی
کثرت میں پاسا صاف ہو سکے	زاہد کی کھدورت سے بڑھ دلی
بیدل ہوں تغافل سے ان سکھای	دل جل گیا وہ شمع شمع میری دلی
بولین جو تیرا لکھنا جب ہوئی تو دلی	سکھ اپنی دہن میری بڑھ دلی

لڑنا ہی تیری باج نہ آرام ہوں غزلت
 ای صبح گمہ الکی میری حلق دلی دیکھ

ہیں من گھڑی تو بیکہ اولہ خون ہوا دلی کے ہون کی حلق

بسم الله الرحمن الرحيم و بسم الله الرحمن الرحيم

اشعار ابدار سید عبدالولی صاحب عزالت تکفیس و
 و دیگر اشعار تازه کوین فقیر خیر محمد عثمان جمع

نموده درین مجموعه

مندیج ساخته

مر و سغیب شش کون صبا ^{و جام کیا} شهرت سون بک و عار ^{اعل کمال کو}	نزدیک پنبه شعله و اخگر ^{کام کیا} عزالت ناین کو هر عینا کون ^{نام کیا}
---	---

وله

مصور کو قلم نرکان سل کانا ^{لاو} تو کل دیان مین رکنا فی طبع ^{ازاد} نمک افشان هی زخم استظار ^{ن اوج} دلو کی کشتیان تو دین محیط ^{حسن خوب} مواهی بکی با حرمت دنیا ^{راه}	نهین ممکن که نقش او سخر من کل ^{کنا} نهین بقیه جو سامان تو کل کانا ^{لاو} جو ساقی پنبه سبنا کف مل کانا ^{لاو} مکر لکزد جو دل تاب ^{کنا} کفن او سکون کوئی حق فهم ^{کنا}
---	--

میری شوقا لوی لب نی کر قند کون	میری تنی لبنت اوس پر شہر کا کانت
کیا ہوں جو مجھ سون مل دیا ہر دم	جیون کتان دل جا کر میرا دودھ
یہ دل کہ عشق کی فانی راہ	میرزا امیر جاننا
نہیں آتی کسی گمشدہ اوپر بند	سب کات لب طغ و دل راہ
خدا کی اسطر کوئی نہ تو کو	یہ سرتہ سون بسین او کی حل راہ
راکی گلستان ہما	نہاں
کو افسانہ باغبان کو کسینت	جلی ہن آتش گل بر جلا کر خطا
یہ کہ کہیں سون بوسل ہو رخصت	کہا یوں تھا کہ چو ترین فصل گل
قدر دان جسکے ہمتی ہیں اور	سانو بی چو تر جو کو چاہا کریں
تمہارا دل اگر ہم سین پہرا ہے	تو بہتری ہمارا بھی حسدا ہے
کہا پندت لی میری مات کوں	کہ عشق تو چھان کر موں کہا ہے
خیرت بیل کوں آبرو کوں	نمانا ہی مسافر ہی کہ ا ہے

دامن و چولی می بودا کی تپالی	نین میراجون کاسر کینشت در دلا
کودمون بینا دنگی جی کی صبا	دیکته مون جمع کر خا در کینشت
مت دهر و کل کیک قبر او بر خا	شور میل سن عد مکی خوا بے سن
محسین دل بکانه می کینشت	جیکه دوش ناله پیر کید هر کای جین
چپ راسنست کون کینشت	ناله کشت نهادل هولا که غموش
سبب کاشرت بمر میری	اسی حق ریزان ذنی کجا
دو نو عالم بین خبر یک بستگی	مبشندی کورستی کون بس

مثل عزلت باب عرفان خود بخود تجربه بکلین
 دلکون جیون آینه دوش سرخه اکی

مرزا پیدل	
سنبلی اسیر زلف ترا دام	دشت
افعی کزیده می رمد از شکل	ترجمه فارسی
مین داغ بوسه ترشی تری کون	قر در غزل
جلاهی بود سین سوچهای بو	کون
هو ادل هر دسر دیکه کینست	هری کاه
نهالی می جو سبوی	کون

جی تھ قد کا جدو ہر کتری ہی	قیامت اسکی آنکھیں کھری
عطار ایک مہٹا ارشاد لب	تیری خط کی محی سبزی چری
عمر کی دین دلیں کندہ کو	ہو لسی برسنگالی کی چری

۱۰

میرا پیغام ای قاصد پہا کوں	میرا رواداد کرو سنک پہا کوں
رکت بوندان اچھو کے بنی بوجھ	جتن سون اون کوں چن لیا پیا
ایچھو کا گوہر ان کرنا نادر ہو سکتا	سوکت مالا اکر چار تو ملے پیا
مبادا الکر اوشی مجھ شوق کی نامی	ایچھو کے نیر سون قاصد میرا خط

عمر بوسرخ کلند زین میرا اچھو اسی
 حنائی رنگ ہو رہی اسی دوتی شودی

بتون کوں کیا مزہ حقہ بی سبب
 کہ منہ مہٹا نہ ہو یگر کر شہ

لکھا ہی بوجھ فی آب زرسون
 کہ سون سون سون فر کوں خط

اب کوئی طاقت میں آ صیا کرتا
 ایک دم کوں سب کوں غمت ہو

دشمن ہو امار لکھا کچھ ہلا	کسی بیوی خط جو تار پہن
---------------------------	------------------------

ابو	ابو
-----	-----

ہو کیا دیدہ اسی کا تین دویہ	ایک تہائی دومہ روٹھو پسند
خان لی اسی تیش رویشہ	کرمی رہ غیرون سین مت

کہ قربانی پہ خیر تر کرنا خیر خواہ	فرض ہے
درم اوس کسی بی فیض میں جیون	تین میں سرمہ کہنچ انا تیرا
درم اوس کسی بیضہ و دور	اگر دریا پہ حاکم ہی نظریں بھی
	عمر اس عشق کا رہیں ہی

پتراہی مو تیری یا قوت قیمت	غزو جس ستای چار اور
بنایا اس تن مجروح صفر کون	بوچہ میں شوخ ظالم کو
سجن لوس شوخ دید کوں	بھرنے ہرگز کس تجھ میں کیا
اپس کے زلف کون اچھا خوبان	غیم غم کی آیا ہر برہ کی فوج

عمر اس رینختے کی نہ مع سون	
پیاض کردن میا اور پر اس کوں	

جاگیر ساتھ کب دل خوش کون کا نام ^{مغنی} | ^{مغنی} تجھ ذات کا خیال کئے لاکھ داکم

ماحق ستم کے پر و شوخ کہ کر کیا ^{مغنی} | ^{مغنی} دیا ہی تانکے مسکون ^{مغنی} جوں ^{مغنی} فعل بد

میکدی بہتر نہ تھا فعل ^{مغنی} معقول ^{مغنی} | ^{مغنی} مدرسہ دیکھا تو وطن ^{مغنی} بہر ^{مغنی} فعل بد

تیری ابرو کی تیغ ہی باز ہیل ^{مغنی} سیال ^{مغنی} | ^{مغنی} جبکون لکڑی ^{مغنی} خوب ^{مغنی} لکڑی

ایک بوسی کی تم نہیں راضی ^{مغنی} | ^{مغنی} بس تمہارے تو پانچویں ^{مغنی} مہین

دیکھا نازلف کا محب کیا سبب ^{مغنی} تھامی نہیں ^{مغنی} | ^{مغنی} لہجہ لومین دل کا وقت ^{مغنی} شہد میں نہیں

نہ تھا لال بازی کا ہم ذوق ان ^{مغنی} | ^{مغنی} اہو کی جو روان ^{مغنی} بہر ^{مغنی} مہین ^{مغنی} سبب لڑا نہیں

تیغ ابرو کی بازہ دینی کون ^{مغنی} | ^{مغنی} کہ دش ^{مغنی} چشم کا سران ^{مغنی} ہوا

کیونکہ کینچت ہر تیرے سب سے دلی پہن
دل پہن
پہن نظر نہاری یہ کینچی سسکین

کھول کر بند قبا عاشق کا دل غارت کی
غارت کی
یہ صفا رقص لبرنے کھولی بند

کو چہ خدا کی کھر کا ہیکل جان خون آبرو
خون آبرو
سورت حسین ہر زبان کو کون

مگر کس میں تون ہرگز بر غلت تون ما و من کی ہند رسون
بر آ بری
ہو

پیکا وصال وصال میرا اور زندگی
زندگی
نزلت میں جان بوجہ تاج

لیا ہی عالم دلالت کردست حنائی سون
صفا
جہانگیری کی نادر طبع تیرا کشت

وعدہ رتہ سب خلاف جو اس ہم سن و نہ
ہم سن و نہ
وہ بعل قیمتی دیکھو جہوتا نکل گیا

جہوتا سینوں سن یوں معلوم
معلوم
تیری سینوں کی کتے و پکی ہین

دل رشت کے جلن سون پہو لا پو لا ^{لہ} جب غیر کون بولا کہ کھانہ آئے

فہر کے یاد دشت نہیں تھو لہ ^{جیف} ہر روز مجھ کو عرض کرے

موسے امیر اچھا ^{لہ} ای میں تھو لہ کہ دیکھو

جکی دیکھائی کی دل چسپی ^{لہ} تیری نین کون کنی سکادیا

سود کی چوڑی کی مٹی ^{لہ} مٹول ہی چوڑی کیا یادو

پوست کھجور اون قسیو ^{لہ} جن میر لہ کون نا فرمان کیا

کہا درخت من و نہ تر ^{لہ} بہت سے شوخ فی مجھ کو

جودا ^{لہ} بڑا ہی کہ اوپر میرا دشت

نہیں یا مہر بیگانہ میں شکوہ بیجا ہے پھر یہ اور کون نے ہاتھ کیا

رقیب سے مل سیں ہم کوں امت
کتر لکڑی سین اکثر ہوت ہی

کینجی کون بعل مین لی سونا	صاحب زکون سنا زکار ہے
---------------------------	-----------------------

اسی طبع بن کون ہرگز کل سن
چنیا کلی بخانون کیونکر طبعی

سب سے بڑا زلف کیا ہو چلتا ہے
سرخ چہرہ کا کرغٹ بھارت سے

اسبند که تیر ملاکون میں ملاکون
کیون مارتا ہی پیاز حسن پیر

آوی مجنون له
بوسے کا بعد کالی کیوں خوشی
دشنام جو پر یہاں لب کا مزہ میٹھا

دو نون مآتون میں تیری این
مجبور کرید یوی تو پانویں

نہیں یا مہر بیگانہ میں شکوہ بیجا ہے پھر یہ اور کون نے ہاتھ کیا

رقیب سے مل سیں ہم کوں امت
کتر لکڑی سین اکثر ہوت ہی

کینجی کون بعل مین لی سونا	صاحب زکون سنا زکار ہے
---------------------------	-----------------------

اسی طبع بن کون ہرگز کل سن
چنیا کلی بخانون کیونکر طبعی

سب سے بڑا زلف کیا ہو چلتا ہے
سرخ چہرہ کا کرغٹ بھارت سے

اسبند که تیر ملاکون میں ملاکون
کیون مارتا ہی پیاز حسن پیر

آوی مجنون له
بوسے کا بعد کالی کیوں خوشی
دشنام جو پر یہاں لب کا مزہ میٹھا

دو نون مآتون میں تیری این
مجبور کرید یوی تو پانویں

کنولی کے قریبان کٹا کر ی ہیں ^{دلکون} اور کم رکھ پیار ان سین جو رنگ ^{سونا}

سراست پر دون میں رکھوں اور ^{چھپا} ^{سکون} و کم کر میرا یوسف ملی ^{سوں} اچاہ

یوسف کرن اپنی اور لیا کینچ جا ^{سین} ^{نعلی} مضمون جذب عشق زلیخا سا

اپنی ابرو کی زخمیوں میں کنون ^{مضمون} آج ہم ہر شمار میں ہر سخن

اگر ہوتی ہمارے تپ کے ^{سون} لبت تے جا کے ابرو کھاں
تیر سی سیدی چلا گئے ہم رہ چلا ^{کہ جان دور} ^{ہو کم آن} ^{سہم} کسی کار جو کوچ تو مین ہر

نئی کان ابرو تیرا پھر دیکھنا ^{ابرو} عاشقوں کون باز نہ تیرے

اس سے زیب کے ترش کو ^{دل} شکرین ہاتھ کا شربت

لیتادیکھو اس سنا رن کا ^{مکمل} اسکی ہونی من بارہ باقی ہی

میری شمشیر میری دولت ہی ^{ولہ} دھار پر مارتا ہوں دنیا کو

شوہر اوکسی غنڈہ چرکا دیکھ ^{ولہ} سب عالم کون دیتا ہے

میں نہ جو ہر اہرنے کی ملا ^{ولہ} تب اونے میری ترینی ملا دی

میری دلبر کی بات پہ پوچھتا ^{ولہ} میں کی لپی کون خوب پوچھتا ہے

کل میں آیا تھا کل میرا وہ یا ^{ولہ} حیف کل کل ہوئی قسب

کل میں بیکل ہوں میں کل ^{ولہ} وعدہ آج کل کیا مت کر

ایک وقت کو نہ تھا ^{ولہ} وعدہ آج کل کیا مت کر

اپنے انہیوں اوپر نگاہ کرو ^{میں} آج مجھ پر ہیں پیاکیا ہے

میں آج ہم سین نیارا ^{آبرو} جیوا بکشت میں کیا چکارا

غبار الودہ ^{کان ابرو} مژگان تو تار ہو ^{خاک} نشہ ایک دل اور چار تر کشی

تیرا یاد رکھا دیکھ کر جھنڈے ^{میں} میرے تلواروں میں اک لاکھی

جو جانتے ہیں سپاہ نوکر کون ^{ان امیر} کتنے ہیں جو دار انہوں میں ^{رہا}

دل میرا سرمہ دی لہا ^{ہیں} بہر عمر تو تیا کھلا ہے

تیرا کالی بنی میں سرمہ بنی ^{میں} محض یہ تو تیا ہی عالم کا

سرمہ انہیوں میں لگا قریبان ^{کتنی عالم} یار کے انہیوں نے یارو کیا لکھایا ^{توتیا}

ابن ہوا ی ما رہم سین نیامی سرگشتا ہم سب طرف سین مار تمہا راز

مرزا غلام

میں نے جانا دوانت میں آیا مجھ کوں کہا کر ولیاں کہید

فرد

اٹھ کے صبح تم معلیم پاس پہرے جلتے ہو یا درسی دینے

آنسو ہم کی آبرو

کہاں سین مہر لیا وین سوا کا ہمار حال ہے قاصد یہر توں کہتو

اس دوکان پور عالی

توڑ مٹھے بید اد پوری دیوی اور ون کون میٹھا ملن

اس سنار سین کے کیونکہ جانوں زرد کر کر بھاڑتے ہر کاشی با

جان تم پر کچھ اعتقاد نہیں آبرو زندگانی کا کیا پھر وس

عاشق علی

نڈاف کا دولتر کا مٹھا دوکا کالون کتین دکھا کر چرچہ خوب

ہونے لگا شہر عزت

ہونے لگا

کردہ الفت تیرا تصویر
مے جیتی مٹا تھا کہوں
چہرہ زرد ارکھ سو باندہ لکھ
پے پے مینی لگا کر بے تغافل
بہرا لکھیں بہا کئے بے مجاہد
یار کے بیکانگی کون کیا بلا تیر
دیکھ کر ہکون غبار زہ ہوا
حق نما مجھ کو نظر آتا جلال
رقت

دل او پر میری نفس تیغ دوم
لطف نین تھا اس قدر جیتا
جیون کہن اب فور سے کاک
دل میرا جھل گیا اب دم بدم
تجہ کرم سکت منقلب میرا کرم
دلکی درپن سون خیال او میں
کر دستے میں تھا در جوش
داسوا کا دیر مجھ حق میں حرم ہونے

اہل دل عزت تیری ہر یک غلی بن شہید

نیغہ ہر برجستہ مصرع کا علم ہونے لگا

مگر جب میں ہو حق رکھ ہوا
دوئی کے عکس درپن میں زاہد
ای زاہد قطرہ عزت عشق میں
لکھنوں کو نشان زخم ہر نام

ای درپن زنگ لک لک سنگ ہوا
موجہ سنگ ہو یا زنگ ہوا
کبر ہو ویکھاٹ دل سنگ ہوا
تو دل نام آوروں کا سنگ ہوا

چاہتی ہو جو رونق آویلا آبرو خط کون اسلحہ لیکھنا

دور امیران کرچہ خدمتکار خان ^{ن آبرو} بود شش و لیکن منقطع

جن سین ہماری انہر لکھتہ سو ^{کے فرو} جن باج ملکون نیندہ آتی تہر سو

تیر کہہ پر کلاب میں چہرلو ^{ن آبرو} جانر خالصا لوجہ اسد

اپنی مکہ سین عرق کون ^{ن آبرو} حسن کا عطر محکون لسان

دہر چلال ہوسر بانوں ^{ن آبرو} خدا کا فطر تہ غنچہ

یہی اجر چہر انہر بیکہ بان ^{ن آبرو} بخانون کیاں سب قوت اصلا

پیا کے بان کہانیں رسیہ لاج ^{ن آبرو} ورنہ تہر جتہ یاقوت لب ان

تجا کر صبر کا جاہ سراپا	یہ الفی برین کرنے تک ہو جا
ہی دل جمعی کے موتی کا صدف مخزن	مثالی موج کو ہر لنگ ہو جا
جلا جاتا ہوں صحرائی جنوں کون	میں مینا دل ہوں میرے سر ہو جا
ای نقش با بچہ نے بکلی پاسون	پریشاں ہو کی لکھ فرسند ہو جا
نہ دبی دل کے سون آئینہ جہان	وہی منہ دیکھ یہ کا دنگ ہو جا
خط سبز اوکے کلکوں کھیر آیا	ای می کش مست جام بک ہو جا
خیال اس کل کا وشر ہاری	نہ لہل جیون غنچہ چب رہ ہو جا

سکین دل بتوں کی دلمین جا کر	توں جل شرار آہنگ ہو جا
کہا میں بکلی کلی تر کہ سینے لگا	اسی کبر رستم کو کہ میر لکٹ
نہ نقش باہین کلی میں تیر رای	و و کون سر ہر جو ہو خان تیری
سجھ کی بچہ ترکان سفر کسوں پر	کدہ کا بچہ کر نیکیون و و الگ
سرشک خون ہو بہا چشم	تیری قدم کون حنا ہو کہ آہنگ

دیا ہوں چشم میں تات میں جیسوں سرمہ فقر
 سوای جلوہ حق مجھ نظر میں جگ نہ لگا

صنمان
خواب حیرانی عزلت کا رخا کر

یونج حیرت کا سبب ناز سوں تعویذ

ولہ

رویہ باغ عرق سبب حسن
کرد خط کا دیکھ تا پوچھا دور
ہی حباب موج چشم و ابرو در
ہے یقین بیکانگی غم خوشی
سیر کرتے کھنڈ دل قمر ذوق من
کوشش کے گوہر کا یکا یکہ درین
ہے حباب بکھو ان بیک لب کا ابلہ
یار کے مکہ بر عرق کا پور آنا سرم
دو بیان ہیں اس نخدان میں
دل میرا جل شعلہ ہو ستا ہر روی
خط لکھ کر نخدان دل او پر آنا

کرد غم چشم بتان کر داب
آپ سون جاتا ہر دل یا ناب
زلف و خط مشیت خستہ سیدر
پاس الفت کو ہر نایاب حسن
یہ زرخندان چاہہ زیر آن حسن
یہ تکلف بتو متاب حسن
دل میرا ہر یاد خوشی حسن
دیکھ کر یہ خوشش سیدر حسن
یار کا چاہہ ذوق غرق حسن
اقاب حشر زیر آب حسن
تہا جو غرق آب وہ یا ناب حسن

موج زن چین غضب دم ہر یکا جہہ پر

یا و عزلت ماہی بیتاب حسن

اگر نبی میری خون پر در پوسد
 چہاں کر سر و چشم جان آوری
 ہو چاک چاک لکھتا ہر تار
 چہرہ آئینہ تجھ کو دیکھو
 ہو اہر شبنم و گل و بلبل دانہ
 شرار جیون ہو ز شگفتہ گل

نیام چاک جگر خواجہ کس کا
 کف غبار میرا کردہ کس کا
 کتان پر دہ دل بیج کس کا
 یہ صبح کردہ حال تباہ کس کا
 بخانون آج جین عید کا کس کا
 جین جین آج تغافل کا کس کا

بہ افتاب سحر بیرہن قبا عزت
 شفق کی لہو میں تیان داد خواہ کس کا

نابت اول اثر شکر میری تصویر کرو
 یار دل آج دیوانہ ہو چلا
 بوسہ ایک نہ کا ہو تھا
 بخت بیدار سون ہو
 مرغ دل زخم تعافلت ہو
 چاہتے ہو جو ز نور تجی فقرا
 دل لویر زلف می شمشیر نہ مت مارو

باز چوب کہ نرم سون تعذیر کرو
 کہو لکڑ زلف شتابی ستے زخم کرو
 شکر و شیرہ بادام کے تیر کرو
 زلف کے خواب پریشاں کا تعیر کرو
 خنجر چشم پر لے اوسے تمبیر کرو
 خاکسار کون مس فقرا اکثر کرو
 دام میں لیا کہ نہ زخم کو سے بھر کرو

مین تو حیاتا هون بهار او کجا دیکه اول دیا مار سبهار او کجا

رو دوده است جرم از بیدار غمشا لاغیر رویم آینه رار و نمیده

رنگ گذار فقیران از حرم تو میدار باز که این صحبت آینه تا رو میدار

جاده وار تو کل بقدیمت تو کلاه فقر بدست آرز دنیا سر بیج

آلچی که در اغوشش که از عشق در غلظ	چو لعل خورشیدی بر خاک کی بود
تغافل چشمت او که زنده چشمت از نیست	بند دل سخت بر ایم بر هو مثل شرر غلظ
جو جانا کوهرم از رشته در نظر زین	هماندم پیشی پایش نی سرو پا چو غلظ
کف خاکم هو ابرو در داه سرود	عبار آسایدت شوق از خو غلظ

ز بس که از عشق پرور است که نمیدم
که در درازم صحرایم در چشم تر غلظ

اور چشم عینک بن نگاه او کا سینہ مجھ میں آہ او کا کل میں بونہ دستک صورت خوشان ماہ او کا طلعت بخت سیاہ او کا شمع میں جلنے لگاہ او کا یار میں اولیٰ نگاہ او کا	اور خود در خدمت پناہ او کا یواہو کا گرم نالہ دزدی شاق طیجک میں کر خیال یار عطر اکبر ہنگا اپنے میں پر توں میرا خور سایہ خط قسمت عشق ہر مہر وصل میں ہر کرم کار خون برکشتہ طالع کا ہر اسل
--	---

دیں سیاہ زلف	وہل میں ہر
جمع کے خاطر میرے پیکار پشانی	تسلط بخت

تو کیا	بجادل زلف کے غفر کسین
کہ چوٹ ناکنی چہرہ پر	

ای دم شعار درد	یہ رہ دلدار خوابان بہین
جون غبار	جو تمہارا خاک کیا ہو وراور اورو

کھلتے جنوں کہ جاؤ صبر	زنجیر حیدی کا پتھر
-----------------------	--------------------

عاشقان نجه سرو قد کون مقصد
قامت رعنا او پر خسار هر
جسته حکمت سون کپا او کسک
گر محمد دکنتر نجه عاشقی کدو

دیکه یو محراب لبر کسک
ایل عرفان لیس شجر برش مری
محمد کون استاد غلامی
اینی است مین مجهر با لب بود در

بها لاشیا هر ن به سو کند رانی
نجه لب به رنگ پان و کسک
کلیان اسپا خون جیبار
موتی کی مار کلین اسپا کز تی
سور و چندر دو نو جو تی
مجه دلکون خال هندو استا

کهایل نرجن دیکه سوند خرو
لاله هواهی خول جکر سینه دندر
هندی جد مان که مات کون
همنس کر کری نظر تو جد مان سنی
لیکونند سیر جو کشته مین هر دیا
جادو کتا ماش مار که کیتا هر بقر

بیهوش عمر کهو که پر یکا تمام سر
مخوی جینی دیکه هی سندر کون

جسی نجه قد کا جلوه هر کتری
عطا کر ایک مینا ای شکر لب

قیامت او کی انکهن مین کبری
تیری خط کی مجھی سبزی چتری

برای

نزد

همچو عاشق صادق سون هوا
اس خانه خرابی بی کهر کاه

همچو حسرت کسب منو الا
بیا کمره دیکه بوی فاجه سون هوا

بیا

از عدم بر یک سحر پیرین
یار تارود ز فغان یکقدم
شعله پییده برود داغ امده

کشد بیا

بی جنون نفس کشش
ای دل جنون زده بیکان
ز حمت غرور براحت بدکل

سے

ز خلق آن همه دایم و کیش

سراغ امن ندانند غبار شمشیر

تشر

هو امرک چسراغ و اکیو است

مازه زاده

بود هر صفت عارف حیاء

اند

ورنه آن آیتقار اکیول کفته

سے ادم است

بوسه لعل بیان اکیات

همیشه

خار در دل شکسته خنده بر کل

را

داغ دارد سینه صافی محرم و بیکانه

ما زنین بگون ناز کی سوکند	ولی من آ بگون راز کی سوکند
بید مجنون ہوا ہوں تجھ غم میں	مجھ کو میری نیاز کی سوکند
کہو لہ لہ لہ لہ لہ لہ لہ لہ لہ	تجھ کو کیسودر راز کی سوکند
بھر کی شب کوں ایتھائیں ہی	تیر زلف دراز کی سوکند

آ عمر کی اوید نواز شکر
بگون بندی نواز کی سوکند

بادلہ پوش ہو جھک دھلائی
بگون ہی شاہ زر زری

پان کہا شوخ ہم سورمان نرا
بگون بابا کیور کے کوند

پان دسی شہارت ابھی
خون ناحق کیا بستا ہر کشتا کالی ہون

کلمہ ہی جیون افتاب نورا
داغ چپکے یون ہیں تہہ کلمہ پر

صبح صادق ہی جسکی پیشانی
کھل رہی جیونکہ جہیت ملانی

چرخ دینے دل میں کندہ کر
ہوا ہی پر شکالی کی چڑی ہی

بہون کا چل سنا دالو
کل ہر کس کون واحد الو
بیس کرو زلف کون بیست
کھا پھیر وں کون مار دالو
کیون نہ ماری وون نقد دل
جسکی کل کل کی مار دالو
ایک سو ابوت ہی شہرت کلا
جمع کر کیا اچار دالو

بیس کو داب اوٹھو عمر سون مو
کب لک اسکون بسا دالو

یکو ای عاشق صادق چراگد
خوشی غنیمت را دل آرد
نہ بہر زیب دست ماہی
بجو بی لاف مینر و کل یہ

کوسج ای پیام کنون یہ
کلان ڈالیاں سون تو زرا و دل
نہ تیری مات کی سو بہا کون
کہ پو کل لاف کرتے تھی خوشی گمانہ

تجہ خط کا دیکھو تو ہر جہاں بھی
اس چاند میں خرابی تیر ہو

قصہ کراچی صنعت کریں
بنی کا کہ یہ بارہ پید در پی
خدا کی نور کا تجہ کر سمند
یہی چودہ رتن کا تری بن
اگر فہمیت آشنا ہی
اسی سخی میں چودہ پید
کنہ کے سبیل امت کو در کیا
و کر طوفان آفت ہی خطر کیا

بنی کی آل او بر وار جانوں

اسی بارہ ملی سین بار جانوں

نازک بنی پر اپنی کوئے ہو م
موسیٰ مگر پر اپنی فرعون ہو

سے
لجن و اوردی لیمانی میں رخ یو
موسیٰ مگر
علیوی گفتار لفظانی یو

آتے ہیں
ہو ابد کی پلاسا ہر چیز
کہ وعدہ پر کھالی بر کھالی
آتے ہیں

کنہ میں
مسیح جنوں پتا ہو کافی پوت
چمن میں مت ہونا فرماں بھر
پا در پی

تیری ابرو کون دیکھ نہ سکے	دھر رکھ طاق میں سما کے
مُسکرا دیکھ آرسی لی کر	ایک دن کر توں اپنی مہا کے
کرم روئی سون ہر بان	لگ پانی سون ہی آباد کے
تن تاتن تار بابون سن	تاردان تاردان تادائے

مکتہ فہان میں آج ای خضی	
ختم ہی تہ او پر سخت دے	

پیا کی یاد کی سمر سون محو قوت	پیا کی یاد کی سمر سون محو قوت
بھاری شوق کی جھری میں	ایغ و شاہد و ساقی شراب غوا

رقیبان بھون بھون	میرے تھکین
مجبور ہا کیر و منصب	تیرا سوا کھانی میں مجھ منصب

تیری دھن تنک تعریف کیا	ہر یکسین توں مت بول جو مجھ پر
------------------------	-------------------------------

زلف کی ملک میں تو تھا اندھیر	لاج فی ناک حسینے راس کے
------------------------------	-------------------------

بتری هر دو تو کا شهادت بخیز
لبی بی بی بات من نایاب کی

خوش کا حبیب و خرم کا دل
چشم کو چو چاند و نیل

اکبر بیرون رها بکسی
خودش چشم کار و میانی

فاج تو محرم و حبیب
مهر و بی بی کنج هر تاج

بهرت عاشق بی بی
بهرت عاشق بی بی

من کبیر کجی کر می
کام و دهر کبیر کجی

عاشق بی بی کجی
عاشق بی بی کجی

نی لکی تیر موی کون هم
اک لکی تیر موی کون

کہ ہم غمی کشون کا خون مسکرا

مفرت ہی بھر شافی دہر س

بشہدنی بن سچے اس کے

جو ہی سردار یوسف یون کا

تن او پر تیری چکن کرتا ہی کو

خیل پر جاتا ہی بوجھ سزا دین

یہ نمک ان خط صیف کہ نمودار ہو

خط نمودار ہوا تو کی سون

دیکھ کر تیرے ہر میں بنام سیرے

اشک خونیں آج طوی ہو گئے

اب نظر بدیلا

پن سا نون برستے ہیں کہنے

کون سا کر تھی غصہ بن کیا کا کھڑا

تیری دھڑکی کہ جس کا ایک نہ ہو

دنیا کے حسن سار تیرے دھڑکنے

انہی کا منہ میں پالت سون

جو وصل پہ رز دین او کا

سمات بن میری کہیں تشریف نہ لے
کیا ضروری ہی وہاں جانا چھکن

دنیا کی یہ خواہش ہے جو جاہل ہے
بیدار ہیں او کی بخت و منت خوش
از بسکہ ہمیشہ حرج بھی ہفتہ نواز
دعا تو کیجئے مراد منت حاصل ہے

عکس دریں صف ترکان کی
لوہ کڈہ میں آئینے کے ہم نہا جو
اس زمانے میں کوئے کیا سہرا
جہاں کون او کی صف و کلام

چار ضرب آہر
چار ابرو کے ہو کے تم اب ہو گئے ہو
عاشقوں کے ساتھ یہ اہم ہل بیل
غیب میں

برس جب سولہوان لا کا سجن کو
رو لایا اہم اہم اہم اہم کو
کوہند و پرین جا کہ طما کیوں نہیں
تو نہ ڈرنا کیوں نہ بنی

زرد جوڑی پست دھو کر ہر جا
ہلک کیسے کے زمین دار کہ ہر جا

دیکھتا نہیں ہوں میں کیسے طرف | جب سین پہنہ انکھیاں دکھائی

کمان ابرو میرا کہ کون نہ آوی | کہ جسے دیکھ کر ہنسی ہو چلا

دماغ میں سیٹھا گنجہ مہر پر | حسنا مات کا چہینا ہے

میں کہا ہیرا کیسے دی | کہنے لاکا کہ منہ لکانے لگن

روئے کا فکر کب سے تیرا دمی | کرو دیو ہو تو بار پشیمن کالی

جب تک ہوئے نہ حسن گندم رنگ | عاشق کو لگا کہہ نہ بیت ہر

خوشی نہ محکون بارہ بات کیا | اب مجھ سات پنج کرنا کیا

جاننے سے منہ کون دماغ لاکا ہے | جب سین طے لگا چکروں سن

تھی کون سیر کیم پاک تلو پر	کہیت تھا ہو پہونی نہ پکھین
ایلاو کی کلی سنبھال کہ جا	شوخ چنیل ہر جان جاوے
اوس کلبہن کون ہرگز کل شوخ	چنیا کا بھانوں کیو تر کلی تری
رزالی یار نے بولا میرا نارو پی	ہمیں بولی کہ مون دیکھو رو پی
آج تیری سب چیر رہے	نور مہتاب یا میال کی
دلکون اینچر ہو یک کر شمع سون	کاں سین سینے ہو کر کاوا
دہن کے عمر سون بھو رنجے مکمل	بھنے مون سون تری باتاں کا کون
تھا جو کچھ اسباب کی میں پیچ کھاتا تھا	اب تو کچھ نے بنی رہا باقی مگر چون

بانو کے سون شہادت اب ہوتے	خون فاختی کیا برستا ہی کہا کالی کوں
---------------------------	-------------------------------------

پان کہا سے لکھا یاشم کون	عاشقا کی فوج پر شب خین کیا
--------------------------	----------------------------

کئی نے چہر کا ہر کلال اولیٰ ہر	خون لکھا جم رہا ہر مغزے توار کو
--------------------------------	---------------------------------

از زلف سیاہت بدلم دہوم	در گلشن آئینہ کھا جہوم تیرا
------------------------	-----------------------------

درس کی ہیک و مکر پر شین	پہرا خالی مجھ زید وں کا برتن
-------------------------	------------------------------

خط و ابرو زلف کی ہر بات	ہم فقیر وں کو سچ تکبہ پہ
-------------------------	--------------------------

تجہ چاہ زلف زانین کہا سبزی	جک کیوں نہ ہو دی ہنک کوئے
----------------------------	---------------------------

دل کوں مجھ تجہ زلفین بسرا	بیتہ رہمت جا مسافر شام
---------------------------	------------------------

یا پارو دھو سوکھا پودھن زلف
 یارو پ کے سلطان لیکھا اور لہ کون
 یا مکہ ورق زریں او پور کون چک داوات
 یا زلف یا جادو کر ہر تار میں سامی
 یا سحر مند و مکرید یا کیت کے منہ میں
 یا چہل تن کون ایک و دواہ خوشی تار کون
 یا میں جل یارو پ جل سوکھا او کھانا

یا نرنگا ہر چہ کھنکھن کرید و نرنگا
 شہ حبش پہچا کر زنی خور سلا
 سو کا فتنہ لکھی سون بہر تار
 سو سو تمہیں ٹکر رہے کور بیکار
 بیٹھا ہر لالت جو کہ ہیکر مر گیا
 شہید و ہی دانہی خوشی تار
 کر زلف غیبی دال کل باندہ ہر پور

یا عشق مہر کا اثر یوں قادر اکون مست کر
 تو خوشی ہر حسن بہرہ دور کا پیلا تار

تل نہایت تیز

نچہ حسن کے مہر بن ہرنت سیام
 مت کہ توں کلشت چن دیدہ آری ای کلن
 یاروم کے آحد میں چلید کہ جگہ
 یا ہی سنیاسی کر تہ کہ کون گسی بوجہ
 یا پیر لٹ مکار ستر یک دل ہر شتر

یا کلشن خسار پر زنی ہر ہوا
 سنبل زلف نہ کس بنی داغ
 خط زنگ کے ست حصوں لکھد ہر
 نچہ حسن دیول بہر حیات لاف
 آسما مرید فتنہ کر عام کا کھلا

شوقی است

شوقی است

دلبر سلو نه بین کون بر سو کا خوبر
یا چک دوات ہی سکی لکری سہا بر
یا نین موند ڈمال ہن سو کا سونل
یا زلف سو کا کئے سو کا کا جانی
یا مکھ سو جیوں گلزار ہر ہونڈ لوف
آہو کون بیتھا تیر یا مکھ میں چا
یا ہر ترنگ چیل نین ہو سو کا
یا نین بازی کارہن تہ سہ بازار
یا ہی مکر نرمل بدن ہو رشن ہی
یا نین دو سکی مکھل ہست ہو خونی جخل

خطاط جیون مارا رستم چندون
سو کا قلم جیوں واسطی کا تب
یا کوئی پرو کر گنجے تہوار ہا جیون
کھیلکی کردہ پانی جا کر ہو پانی
چک کارو تر جیوں سو کا سو کا
یا تل زنی کون مارے لوچن ترنگ
سو کا سو بر چہر مات ہی ایالے جیون
سو کا سدرت سحر کے بہا ہر انگھا
سو کالی پا وادرد ہن او بیانی
سو کا لکر مکھل ہست ہا تر ہن یو

نچوی صرف منطق نہیں صورت معانی علم
شوقی سخن کوتاہ کریہ قافیہ ہی مختصر

کل اسوتل

سو تل

لک با نیچ سو کا مکھ ہر زلف

تجہ حسن بندر بن منے ہر سن سیالا

معانی پنجہم باب

اول اسکا سدرہ پرقائم	کر کی اوس اسو کہ کر حرفین کم
قابل اوس کا اسم ہو ویکھنا	منہا کرتے اسم ذات ضم

بالا تہا تب سب من عجب یا	بڑا ہوا تب کام نہ آیا
کہہ دیا ہم اوس کا نام نہ	بوجہ وار تہ کہ چوڑو کا نو

لنڈا منڈا غنڈی بہا	کات نہ پیر اور پیتھ من
کسویں بھی کر واکو نا نو	بوجہ وار تہ کہ چوڑو کا نو

عجب کی نار و وسند کہا	بجز راجا کیسے کہ نہ جاوے
سہیلی اوسکی دونی لاج پیتھ	جد مان و وچھن کی مار

راجا کی کہ سند رانی	بچی ستے بیوی پانی
شرم کے ماری و بی جا	نا ہی چوٹ جولاہا کا

دیکھا تیرا افسوس	مشتی
------------------	------

اوس چہ رنگین اوپر قابل سمجھ کر نظر	
رخ ہر کنولی نازک مگر تسخیر ہنور کا لاش	

تعمیرات یہم دہشتا بد تصنیف محمد بنات	
یم کا دل شرمندہ ہی سن تجھ سناو	میں علی گڑھ میں میر سید علی علیہ السلام
شمع کی رخ سون کھر کے شکر سون	میں رکھا ہی تحت مین اپنی
	ہر دہ تیری قسم بوسی بد لہ

شمع بی کو ہر عرق سون	ماہ سعانی تیرا کنت علام
بہ طلب کا سر جا رسی	تو ہلال حیرت تجھ کیتا سام

سدا سر پہ تیری ہی محبت	کتابچہ
رخ یم سستی یک کھ کرم	عجم کا ہی دل تجھ سون پر پہنچ
	مہر ہی خاک کو لا علیہ

میر گنم	معانی چہارم باسم
نام میرا کجی جو سعید	عثمان سید
	لیکے ہیں جہ اعدا کانت

دوشین و دولام و دو عینیم	مرانام یار است خواجه عظیم
بدانم که هستی تو مرد نهیسم	اگر بکنی نام ازین حرفها
قلب قلب بربا بر قلب قلب	کو تو خواهی بیابی نام آن کسی
عاقبت آن نتیجه حاصل شد	عسمن بی نتیجه بود اول
که در هفت نر اید هفت فرزند	عجایب یک زنی دیدم خداوند
یک پیشش رو و چون ندانم کوش	دو بر خشم و دو پر دست و دو
دوم یکموی خدا را که چه حال است	ماه در قریب نماند است ز جرات
محتسب کرد و در خطر باشد	راه بقال در گذر باشد
زن من دختر من خواهر من مادر من	آن بی بی مهر که دوش آمده اند

بلائی سپرد و کو هر دور اند	کز نور آن دو عالم و آدم
همستند و نیستند و نهانند و آشکار	چون ذات ذو الجلال و جسم
بر و از چون کنند ازین در مقام	که قاف را گرفت بچال
فی شتری نهند هر دو مرغ فی	فی آفتاب روشن و فی ماه نور

تحقیق شد که ناصر خسرو غلام او
 هر کس که گوید این که دو کو هر چه غصه اند

درین میدان که باد اخی از درد	فلک طایستهی ابر شمع کرد
------------------------------	-------------------------

گفتم صفا نام بگو گفتا بی	گفتم که در بار بگو گفتا بی
گفتم که مکریت شده گفتا بی	اول الف و میان لام آفری

نام بت من اگرند آبی	آبیت میان کل جلیه
---------------------	-------------------

یک بانگ کلاغ نیم کعبه	نام بت من در و کعبه
-----------------------	---------------------

حساب غالب در سکنده پناه
بوقت چند نیکو و دیگر چند بد

ایست

بیت

با حرف خوش کم بودن خوش	در مخالف محشم بودن خوش
کر عدد مرید را یک	هر که سالی خورد غالب آن

در سیزده با هر روز هر دو نام باید نوشت از حساب الجدنه طرح
باید نمود و بقیه باقی باشد با هر دو نام و باید نوشت

میں اپنے لخت دل اپنی کی پہچا ہوں ^{مخاطب}
اگر تم مات پہو خیر تو لکھو جو کہ ^{ہو}

بنیا کیا کر مجھ کو کیا قرض مانگتی ہے
طاقت نہیں رہ کر ایک جلانو ^{سینہ}

وہ مویہ سوارن جیوں نظر ^{سینہ}
دیکھ سیں روپ کا دل مانگتا

کیا بلا شمع ہر یو بنیا ہے
دونو پڑو نہیں مار رکھتے ہی

یار میر کا کون سا پیر ہے
دن میں دیتا ہی مجھ کو سو سو میر

جو جھپٹیری سکر لینے سون
نہ مری دو کہے بھانی سون

نہ کون کہیں جی تو ان خدا کا کہوئی
اسی دودھی دیر کون تیرے کہاں

صندل اس اپنی عاتق کون لکانا کیا قیامت

کیا قیامت ہے

رنگیلی ہونٹ داتوں سین دبان

انوکھی انگٹھو لکھا مسکراتا کیا قیامت

سولہ کیا کہوں تیرا ڈٹنا کیا قیامت

ادا سین ہونہ بانگی ملنا کیا قیامت

چراغی شور عالم میں فلانا کیا قیامت ہے

کدو اسطرکب میر چہا رونڈی

جو بیو آوی تہیو آوی جو بیو جاوی

اکیلا سچ بر کوں کہاں لکھا ترساک

تمہار پیت پر سوک میری کن کن

یہ انا کیا قیامت ہی یہ جانا کیا قیامت

جو کرتے ہو یہی میں کیا ضابطہ

محبت کی کنہ کارون کون

سنا پیغام جو تم نے کہا تھا بات

اجی کب لکے لاکھ راج با

بہشت پر عاشقان آنا جانا کیا قیامت

مجھ جو کہت خبریں کیا محبت ہی

سمجھو دیکھو سچن کس کلام میں صحت

انہو کے بولیاں سہ کہہ کر ہم نے سہیں

کہے اب بہرے دیکھنا تو نہیں

ہلنے پر بہانے پر بہانا کیا قیامت ہے

اوسے ہو جائے میری یاد کر

اری یا قوت ہندو لکھا میری

قیامت
شراب خوشاد اکا مسکراناکیا
زبانکی بات کونے لڑکھاناکیا

قیامت
بهنوا مٹکا اشارت سنون
جہیہ سمیہ کا ڈمکاناکیا

نکلف بر طرف پهر لٹ جاناکیا
لنگتی ناهو شوخ سون اناکیا
دیو لکھا بھید لسی نوں لکھا تماشا
کھونٹ میا دو تیلیو لکھا جاناکیا
اسی مضمون کا پهر لٹ لکھا

تھک حلیا بلا کھنکرو جاناکیا
نول بائی کون کو درین بھانا
بغل من لڑکئی کر لکھت لکھا
ایک سون سون سون او لکھا
اد پهرین کھنا او سکھ لکھا

سک عتاب بوجھا لکھا
جینل کایج پرکھا خدا کے دھر جو
زیر دسترست سون چوتم میری
اجرین پانو پرتھ ہوں سرگرم
ابھی کچھ کہہ او شوخ جاو جراتا

تھکنا جلیے کا گھیلنا کیا قیامت
کیا میر دل میرا زخمی ہو جو زرد
ایسا اندھیر کیا ہر دیکھو تم او شمس
ایک غن کا درد درد عشق علی بن علی
نکھو دو ایک لکھا لکھا

یہ دل ہونڈ کہ تجہ بن کستہ رغبتیں	ستجہ اشتیاق منے کر کستہ طالبین
ورای حکمتیں تیں ہو کر کچے جانبین	جماعتان ہوں رکعتان ہنسکون

نماز دل سون تیر یا عشق کون امام کیا

کستہ کام نہیں جکھے ہونڈا	تمن سہی نہیہ عجب کتنی کیا برا
تمن کے جوڑ سون جا کر کچے کروں فریا	بیر خرام ستے نین چمن میں کوی

تو ن جب لکھ کے چلا سرو کوں غلام کیا

برہ نے مار ستیا میر تیں کیا با مال	کسی تیر سے جو اگر سنے میرا احوال
فضیحت ہو کہ رہا جکھ منے جو میں	تمن کون بول کے تاب ہوں لال

کفر کون تو ترستیاب کون رام رام کیا

گل سون میں بیکل ہوں تجہ ایک تل نین مجہ کون گل
 گل بہر اسینا تہندہ کر نین تو دل جاتا ہی چل
 جل توں اپنی مہر کا ای مہربان برسا شتاب
 تاب نین بیتاب ہوں کچہ نین رٹا ہی محہ میں بل
 بل تجہ او پر کیون نہ ہوں تل تل کون تیرا دیکھ مھر

کوڑھوری لکھا اپنی رکھو تبت	خدا ایک واکھڑا شوق خلیجی کو دریا
----------------------------	----------------------------------

تیری مٹی کون میرا تر پتر انا کیا

شام کیا	میری جگر میں جو برمانے کھرام کیا
تیری فراق سون رو سج کون	میں دورا تے کہ کون سرخ فام کیا

یہ خون کسا چتر اکسوں قتل عام کیا

میا کرو سو تو ہمناسی پیاری	ہمیں ہر گوی و جا جب منی ہمار
راہ خدا و سگد دل و دجاں سجن	ہمیں سین ہند نرو کسکے ہو

خدا نے مہر حلال و غصہ حرام کیا

خدا کے ملک میں تمنا عجب ہے	کر یوسف کے مقابل ہو کر اہر ہوتا
اتنا ظم نرو کسکے رنگے ہو	دیکھو نور و س چائیں ہنس ہمار

ایک نے مار شیا تہا نین نے کام یا

دو من بھی اپنی سین خدا کو	جہان بہتر ہے رکھیا خدا جگہ
دیا ہی جو تو من کون کرو کر م تم	نگاہ کہ جو خط کتیں سمجھ کر دیکھ

سرا فریب ہی جکل میں مقام کیا

میری طور کا دو جنگ اور عجیب
 ہر ایک نکتہ سون لیتا ہوں نہ
 کس کا حق نہیں اسما میری
 کوئی میرا ہی دعا کو کوئی میری
 کل و چراغ حق اور لعل و نیک
 فقیر و اہل دل اپنی حق کو
 میں ہیں سکین آہن میں شیشہ
 و و مو کر میری کرم جو شے آتش
 کل پیالہ اوپر کی میں اوٹھا جو
 کوئی کہر مجھ کو نہ کہ کافر
 ہر ایک نام سون میری ذکر عالم میں
 ہمیشہ نالہ بیل اور ہر کل منسا
 سحر میں کتا گوشہ ہونٹ نالا
 دو جنگ کا رنگ عزت کا اور

کوئی شا کر میری قہر حق جو
 غم و نش طاق آرام حق جس
 ہوا ہوں موت سون کی حق
 جیسا ہر حق سون سو حق جو
 دو عاشق اور دو معشوق دون
 کہ زہر حق طمع فضیہ و حب
 جہان کہر مجھ کی سار حق طلب
 جو دیکھ بھون کر موثر کل حق
 غضب ہوا ہی جو مجھ پر و و عجب
 کوئی کرم کر حق کوئی کوئی
 ہی میری دیان میں ہند و دین
 میرا الم سون جو دل کو کوئی
 دو ماٹ دیکھ میرا آہ نیم شمس
 جہان جو جاہر میرا حق میں

مٹھ کے ہو در نظر کر تو ہو ی برج حمل
مل کنول سی کچھ سجن کے پانو پر تل تل مسدا م
دام مجہ کل کا چھوڑا دو تن کتین کر تو ن ز حمل
حل کیا مشکل جو کچھ تھا سو جسکے حق سکل
کل لگاوشی کلبدن کون تب ہو وی بیکل کون کلن

اوسی کی نین مکی مورت سجن یکے نت بہری ہوئی
جگر کون کاٹ عینک کر جنی جب پر دہری ہوئی
کتا اس بھٹس کون سارا تو ن اپنا روح پرور ہو
وہی مطیع میں جاتی ہر جو بکری بری ہوئی

پو پنی کہ دو پہل ہین یو تیری نار سپر پس
یا پھوپ کو ن پر بہ نور بیٹھا دہر پس
نین نین یو تیری کام کی ہی بست سے
سر پوش کنجن کی سے نیم کے کل پس

<p>بر سر این ایوان غیر تصور که خندان کل سخن پر غنچه میخیزد و خزان</p>	<p>بر سر این ایوان هنک بولا جو سخن عقده چیده لالن آدمیت کار ریش</p>
<p>چهره یاز کا خط کل کیمو کل</p>	<p>چهره یاز کا خط کل کیمو کل</p>
<p>سایه در این کار از این صانع زاد دنیا کی بهر فراتر</p>	<p>بکام قمر حوصله سجده نشین تا در جهان سودان طرفه</p>
<p>براه شوق تو حسن خود را بر من آینه</p>	<p>سلطان نامه زلف را بر مثل خود</p>

دل کباب عشق آتش تابان بود که می
 بجسته هر تو فخره خام آتش از آید
 شرمی نیست من شوق خوشنما
 قدر غفلت میر قاشق است و هم کانا
 لذت وصل جان ای دل نهی
 کردش چشم سحر شرم سون

شکر بر دل جاشعل جیون بیاب
 شرم سوکایاب جیون سیم
 کورق کاپیر من مهابت بود که می
 مثل محفل موبو پر خواب بود که می
 زلف معشوقون من سجده تاب
 سحرمت او کا طوف دل کرد که می

نشد عشق منی کا عزلت ہی شراب فرتین

مست ترک عالم اسباب بود که می

یک اهل درد نه آید نظر جهان
 جز که ناله سون خالی به کاروان

تها سو هوا
 بی میر درد سون گریان نه هوا
 دام خط من رخ جانان نه هوا
 دل جو تار که یار کا سر عقده
 تیر و زری من خیالی رخ

سو هوا
 ابر قشود سون باران نه هوا
 روز و شب ملک نمایان نه هوا
 حسا تیر کون بیکان نه هوا
 شب من خورشید در شان نه هوا

باشد قوام فلک از چرخ و تاج

در طایف عالم گردون طایف

مایه آرام باشم آدمی را
از کوی کعبه شن است این کعبه

حاکم عالم بهادر و دلیر
خنده گردون بر او ضایع جهان

خاموشی میرسد و زمار نار

مهراب قیام لیل و نهار

ارطوطی تو و او این در دوز

این نفوس اسب که منتظر ناز

کلیم بقدر نسبت شن حریف

از فیض نسبت مژه اش خار

بیش لکری کند سبک هر

خاک بکشم مردم شمار نار

با وصف نیرو و زور و

نیرنگها کردش بر کار نار

کر خوبه ای همه جا او است

در چشم حق شنای او خدای

کاشن تمام جلوه کنایه و

سینل بر یک طره دلیر او ناز

ز بهار از عزم خوشی رو

لبسته است غم که امرار

و ایم بهوش باش ز پایش

عالم مشغول که این در شهرار

جرات قیام است ذرات یک

از پیشگاه دین بیدار نار

بیقرارم بحق یار ششم
سبک و کرم جسم از دنیا
چشم بایار چار توان کرد

هزاریم نه یک هزار ششم
سبک و کرم جسم از دنیا
بموالات چار یار ششم

در کتبم

نیست جز نام تو در فی بر بنیان
از فروغ طالع دار و حساب
شام سودایم هم اغوشت
بهست صلح کل فروغ عشق
نیست جز یک یار در حق عشق
عاشیت خواهی در یک زبون

صوفی بحد خوانی یار تو ششم
نه شبستان روشت از کوی و عین
افتابی در غلدار در جوار غل
نیست غیر از مهره رویان
چون فلک یک باغش با هزار
همچو هر از کرم چو بیاهم آغوش ششم

نهان

شدت قدر از غم ناقد در اینها
همچو ز کس کشم تصویر چشم آن یار
خون به تم خشک شد از جوش
اقتضای جلوه بیکند غیبت

گم شدم

تا غریزان قدر شباسند منم
جرات اوراق و دوات و خام
همچو رک جاده بیابا بنم
آینه بیان بندر حیرانم

آه از دل چوین من آید
سکینه خود را ببرد
سوی از خود رسیده آید
عاشق نه خود رسیده آید
آه پر کشیده آید
هر دو را دور خدا علی
عاشق از دور رسیده آید
بچکن که در دگر نشیخ
کرمها چو زبانه زخم
سفر نیست آمد و رفت است
مایه دار کشته و ناز است
سینهها را کشته برها

خود رسیده آید
جان نبستی و دین خود آید
خود رسیده آید
دل صفا کی دین آید
در دگر دل شنیده آید
از خود رسیده آید
عشوه دل کشیده آید
بکشمایا بر دین آید
دل نه خود رفت و دین آید
هر کجا بر دین آید
خود رسیده آید
تغافل و کشیده آید

سر بوی تو غنچه سنان جوان است

در کربلای کشیده آید

قطره چمن افشاید در کربلای

کارگر نه خود رسیده آید

جملتین جسم تاجان زینا شود
نخست خالی از وجود غور و غور
یکایک کینه بجز و غور
نخست جرات و جرات

هر مرغ پرورش امده زینا شود
شمع بسیار است اگر پروانه پیدا شود
استخوان کرد و اگر یکبار پیدا شود
هر کجا از خود درود کاشاید پیدا شود

کفایت پیدا کنند
هر که سوزن و سوزن گزین
یکایک از دل با خون
نخست عفت و عفت
بینه خاوی و خاوی

صفا کنند
هم نشین و نشین
سیاه و سیاه
جام می هم کسب و کسب
هر که سوزن و سوزن

مردم دنیا طلب و بجز دولت نشینند

آب کو هر کجا لب جوین و لب جوین

کاش دنیا با جوین و جوین
هر که سوزن و سوزن
دو دنیا کو پیام
چنین معونی است

مالک و مالک
می سوزد عاشق و عاشق
حقه کش از نه مرا و مرا
فرز و فرزند

دولتی خاکه طوقی جو باشد	کار آب از کهر من آید
ثروت و سرور خدا باشد	بیغم و درد سهر من آید
وقت تحریر بر زبانم	غم دل مختصر من آید

از نوا ابر مسکینان جرات	
خانیای ارجل حاکم و موم از	محبس مسح بر سر من آید
در کربیه عمر شمع بر اسر کشد	هر دیدیم و این کسوت است
سیلاب شکست و غم بفرید	از سر زینور عشق کمر کشد
از بانه خوف قدح طینش است	خندین هنر از من آید
	ز اهر چه شد که از من آید

اثر نماند ز خوابان و دل	بیارفت کمر و غنچه و عنبه با
ز ناکشودن چشم تو ما و	ز ناکشودن چشم تو ما و
ز غفلت جد از حباب لاله	از رخ محض غم گفته ام سخن
جو غنچه وصف مان تو دارم	

خاک را در عالم مغر بچشم آید
میشود رخسار چشم مغر
از بلب غطی و اوان از

خاکه آینه رخسار ز فانی
هر که چهره خاک را می بیند
چند شیخ شهر را بگویند

در صف محشر بر او از دل خوش آید
هر که چهره جرات عظام و اوج قیامت شود

ز روزگار بغیر از نسیم آید
تجوار فلق تو نفس خستیده
صد زخم و دیرینه کجاست
خویش را در غایت غم نماند
مکروه و شور و شکر آن دور
به بزم حق طلبان کار است

خون که در ناله عدم آید
بسوی حق می روی بقدیم آید
بغیر از زخم و غم آید
که کار این عسل از کجاست
بغضد حق بزم با غم آید
بچشم زاهد به درد غم آید

در هر که بر کشد از دل بیار حق جرات
عجب در نظرت مغتنم آید

با طراز سفر غنی آید
آن بر تابه بر من آید

شب را اسیر من آید
کام دل چرخ من آید

نامزد در لطافت همسر تو هست

بسیار در صفا هم هست

نیست باکی کردیم دست خلق بخیر

خوب میدانم خدا جرات بدو نیست

وضع هموار است در میان طاعت

هر که را دزدان نیاید دوست

حال خستش هرگز از رخسار زده

کوه بار آلوده از زلزله ام

میکنند کمال آتش از آتشش

جوشش سکین نماند لعل جگر

فلح لعلش روزی که بر آید

دارد از رخسارش کوه و بار

درین دریا ز بابت برادرش

در بحر ملک

درما کام کوفتی را بر دست

بجز توصیف کوه از صدف

ز خورشید بجای آفتاب

بنا فرماید پیغمبر لقمه

مراد است که سبزه و کوه

بی سودا دوکان تمام روزی

عاشق نشکن از غیر و زلف

ز جوشش هر چه عاشق نشن

مکوا از ناز که باز و بسمل

جوسا غلبه بدو روزی

نه عفت و آزار از او

دوکان شیشه از ناز بازار

عفت از کوه با ناز و دین

جو احقر که نهان شد در غار	ز شسته تو بخت تاب در کفن بایست
بجو چو شد کند در کلاه	بمدحاندر شکر از زین بایست

مستم و صل رسیدم تا حقان جلوت	
مستور معرکه نشستم در غایت	

شد از شوق فنا یکسر پیریا	در میز ره کرم روساز و پیریا
چنان راه محبت خا دراز داشت	کم در هر کام گوید الحذر پیریا
عین کزیم باران مهر شکم	عزیز که هر سو خیمه بر پیریا
بیار تیر دل و زلفا بهش	همدل هر قدم بر شیر پیریا
براه جستجو در مدح عشق	بود در جمل اعضا مغتیر پیریا

برده و گیرید از رخ عالم	امتحان تا چند یاران صبر اوب
بار باره غرض از این بزرگان	زین سبب به چشم هم کار و مرا
آزاد در اندیشه فتن	از غم دنیا فرغتم از محنت و مرا
کردش وضع هر از در	نقش مرید بچین خامه و مرا
در عزم بسیار در این شکر	بوی تو صف منم هر غم و مرا

کوه طوفان شکست و زخم کار
شد از جبین بر نقش تاز و تاج

از هجوم عقده ها بشمع زنا را
روشن ز بوار رخسار شد گلزار

ز اهر لبند در رکاب عشق ترا
انگشت باد در شقایق رها ترا
ابر و شش را سراپا گویم در نقش دل

ز عفو را
بجو عجب چه داند و قدر
جادان شمع زان درو
رستم ایله گیر در دایه

ملاحت را
ید قدر بشکوه داد در شش
مبارک آشناسان بر عروق شکست
مشوز بهار نومید از کشته بوی
نفس تا هست با افشان ملود از صبا بوی
تلاطم لبها بوی کفایت غفلت

قنات را
که بهلودان شور غنای او شور
که کافر لغت بر قسب منهای لغت
کل آلود کدورت که کند دریا
هر دم بردا آینه می باشد
کش از زیر دهن می کشد

بوجرات عروج حیرت از مشرب عقا
کز اوج بیت پنهان کوشش

دل عاشق باغم آتش پر بند

درین عالم در بهدم کفر بند

مخوار از حرمی از این فرستاده	بذوق این ملک منور
ز آبات طاف از حیات	بر این عظم خود ز بهار طومار
بجز لعل و یاقوت	بجز یاقوت و یاقوت

بمکن و بوز سر به لب نشو و دل غم در گلشن
 تو هم حرات بر آتش مقسوم است لبش

دایم ز فسادم و سود است	چون لاله ام اغوش بوز روز
داریم دل و شیشه و شیشه	بیرون شده در هر یک کوبه
انگس بنیاز و نسبه و دول	مایم کینه نسبه و حساب
از شدت خمیازه شوی و شوی	ماخذ لب غری و شت لب

جز بیا خدا هیچ بخشنه دل زار
 دارد در توحید نسبه و غیب

کنش انت راه خانه	بال غنقا است آشیانه
تا تو رو کرده بکانه	قدیم است آستانه
چند کهر حیرتیم ایجادیم	تو آگاست آبی دانه
روز محشر که بر سرش نشسته	کرم او و بوی بهانه

این روان
طالب حقایق طالبان
از جناب یحیی موسی اعتماد

مردم
جلوه چندین رنگ و نرم از
زیر اشارت پنج انگشت

میکنم توصیف که ابرو خوش
چند رنگه کار بافتن تازی است
روشنی از انکار خوابات

در دیار موشکافها ملک
ما توانیم وفال رم زه ام
شیخ را از سر حقوق مسلم

تعب کوم
بنا بر زمان جو شیده سامان
صفای بنابر آفتاب زنده
قر به تهانت با ابر علور دختر
هدل قائم با مهر و راد
ز نور دل تنور سید ام نور
محلی از زمینی آسمان به شجر
باستغنا حاصل مطلق دل آید
نبات آسنا خوش آید و زینم

خوش شیدا
ز کرمها رخو با خلق چند
برکت مردک در یوزه افوار
گرفتم صبح در آغوش و کهنه
جویدر از خوشی دلی و خوش
کد از رنگ طوفان و طغیان
ولا دیدم مشق شد تو کد
نشستم صند در بحر و لور
گرفتم عبرت و ضبط بس هر یک

چمن از خرم خط او عرق کرد	بیدی سبزه شبنم نقره زد
و از عاشق مکن زخمان	در بید عالم محرم آفرینند

برای دشمنان آل و اصحاب	
درین عالم جهنم آفرینند	
با تیغ ناز و توکش مرگان	زبان تند خویش بامان
جرات کلام دگش آصف	خوشگوی و غمخوار

ساکان را حجب و دامن از جلوه	خلوت آغوش موج از جلوه
می پند از دولت می دور است	سینه اس خالیست از اندیشه
نسخه ایام بخوانیم عبرت	این کتاب از قصه اسکندر رود
یار حق ز شربت یارها خوش	نسخه قانون اگر از زیر زبانت
در روزه احوال دهر عارف	از می توحید میبار دلش تنهات
سنگ میخواید او صانع	چرخ ضمیر محسوس از دوزخ دنیات
بوجود عدل همان در سر و تن	ای جهان ما آنگهان دیم ما از ما
بر خوشبها از شر نیاید بیکه	کز شر با خاشاک باطل خدا

<p>دوا خوش خیزد و رنگ لغت</p>	<p>بلور شیم حرارت منفعت</p>
<p>لنز غریبی بدل فرمایید</p>	<p>شیشه هر جا بشکند دل یار</p>
<p>رم کهنه ای بنیان کد شیشه</p>	<p>مجمع یاران رکنی یار می آید</p>
<p>مجه افوس نینی بگر اگر بیا</p>	<p>مجه هر درد دل که بیکایه رد</p>

فوت
 به شهادت آج در بابت
 به شهادت آج در بابت
 کیون به شهادت
 فوت
 به شهادت آج در بابت
 به شهادت آج در بابت
 کیون به شهادت